نصرت کا گیت

تشکیل از تقدس مآب جگمے فنٹسوک رنپوچے

تبصره از خینپو سودرگئے

نصرت کا گیت

آسمانی ڈھول کی عمدہ آواز

تشکیل از تقدس مآب جگمے فنٹسوک رنپوچے

تبصرہ از خینپو سودرگئے

فہرست مضامین

بنیادی متن ---------- ۱

تبصرہ

مضمون کی اہمیت ---------- ۵

مضمون کا پس منظر ---------- ٦

مضمون کا عنوان ---------- ۸

منجوشری کو خراج عقیدت ---------- ۹

لا جواب وجریانا پر عمل کی انعام لائق خوبی ---------- ۱۱

ڈزوگچن کے پاٹھ کی شرائط ---------- ۱۷

بودھی چت ابھارنے کی وجوہات ---------- ۱۹

بودھی چت ابھارنے کی انعام لائق خوبی ---------- ۲۲

قانون قاعدہ کی پابندی کی انعام لائق خوبی ---------- ۲۳

قانون قاعدہ کی خلاف ورزی کا جرم ---------- ۲۷

پارسا شخصیات استوار کرنے کی وجوہات ---------- ۲۹

پارسا شخصیت قائم رکھنے کی انعام لائق خوبی ---------- ۳۲

انتساب ---------- ۳۳

گیت کی تشکیل کا پس منظر ---------- ۳۵

بنیادی متن

۱۔ ابتدائیہ

الف۔ عنوان

نصرت کا گیت: آسمانی ڈھول کی عمدہ آواز

ب۔ خراج عقیدت

تمام بدھاؤں کی دانش کی تجسیم، جو کہ تمام ذی حس مخلوق کے محافظ ہیں،
قابل تکریم منجو گھوشا، جو ایک نوخیز لڑکے کے روپ میں ظاہر ہوتا ہے،
کاش تم ہمیشہ میرے دل میں رہو، آٹھ پتی والے کنول کی مانند،
مجھ پر عنائت کرو، ایسے کہ میرے الفاظ تمام ذی حس مخلوق کو فائدہ دیں۔

۱۱۔ خاص متن

الف۔ وجریانا کی مشق کی حوصلہ افزائی کرنا

۱۔ لا جواب وجریانا پر عمل کی انعام لائق خوبی

عظیم کمال، عمیق اور پر نور،

اس کے اشلوک سنتے ہی انسان سمسار کی جڑیں اکھاڑ پھیکتا ہے، اور نروان پانے کی خاطر چھ ماہ تک اس کے جوہر کی عبادت کے بعد، کاش کہ یہ تم سب کے دلوں پر نقش ہو جائے۔

۲۔ وجریانا کے پاٹھ کی شرائط

وہ جو بہت خوش نصیب ہیں انہیں ایسا عمدہ درس نصیب ہوتا ہے،

وہ کئی زمانوں سے گزشتہ زندگیوں میں انعام کی مستحق خوبی اکٹھی کرتے چلے آ رہے ہیں،

اور ویسے ہی حالات موجود ہیں جو بدھا سمانتا بھدرا کے ساتھ گیان پانے کے لئیے درکار ہیں،

اے دھرم کے دوستو، کاش تم سب اپنے آپ سے خوشی محسوس کرو۔

ب۔ بودھی چت من ابھارنے کی حوصلہ افزائی کرنا

۱۔ بودھی چت ابھارنے کی وجوہات

تمام ذی حس مخلوق کی خاطر جو کہ سمسار کے خوفناک سمندر میں ڈوبے ہوئے ہیں،

انہیں بدھئیت کی دائمی خوشی پہنچانے میں مدد کی خاطر،

تم دوسرے لوگوں کا بھلا کرنے کی ذمہ داری اٹھاؤ گے،

اور اپنی ذات سے لگاوٹ کی زہریلی غذا کو تلف کر دو گے۔

۲۔ بودھی چت ابھارنے کی انعام لائق خوبی

اس سے نچلے جہانوں کا دروازہ بند ہو جاتا ہے،

ارفع جہانوں کی مسرت پانے کا موقع ملتا ہے،

اور آخر کار سمسار سے نجات ملتی ہے،

آپ اس اہم سبق کا پاٹھ بغیر کسی خلل کے کر پائں گے۔

پ۔ بودھی چت من ابھارنے کی حوصلہ افزائی کرنا

۱۔ قانون قاعدہ کی پابندی کی انعام لائق خوبی

سمسار میں پیش آنے والے عالی شان واقعات کے سلسلہ میں،

خواہش کو اپنے من میں جگہ نہ دو۔

خالص قوانین جو کہ اس دنیا کی تزئین ہیں ان کی پابندی کرو، جن پر

انسان اور دیوتا عالی شان چڑھاوے چڑھاتے ہیں۔

۲۔ قانون قاعدہ کی خلاف ورزی کا جرم

چونکہ تمام عارضی اور دائمی مسرت سچے

قوانین کی پابندی سے آتی ہے،

اور قوانین کی خلاف ورزی سے نچلے جہانوں میں پنر جنم واقع ہوتا ہے،

تو تمہیں درست انتخاب کرنا چاہئیے اور الجھن میں گرفتار نہیں ہونا چاہئیے۔

د۔ پارسا شخصیت استوار کرنے کی حوصلہ افزائی

۱۔ پارسا شخصیت استوار کرنے کی وجوہات

اپنے دوستوں کے ساتھ ہمیشہ قول اور فعل میں سچے رہو

ایماندار اور رحمدل انسان بنو۔

اپنے دائمی فائدہ کی خاطر،

بنیادی سبق یہ ہے کہ اس دم دوسرے لوگوں کا بھلا کرو۔

۲۔ پارسا شخصیت قائم رکھنے کی انعام لائق خوبی

یہ ایک اچھا انسان بننے کے بنیادی اصول ہیں،

اور ماضی، حال اور مستقبل کے تمام بدھاؤں کے ماہرانہ طریقے ہیں،

اور کشش کے چار دھرموں کا جوہر بھی ہیں،

اے میرے چیلو، تم سب کو اسے یاد رکھنا ہے!

۱۱۱۔ اختتامیہ

اے۔ انتساب

میں اس انعام لائق خوبی کو تمام ذی حس مخلوق سے منسوب کرتا ہوں،

کاش کہ وہ سمسار کی ظلمت سے بالا تر ہوں۔

کاش میرے تمام دلی چیلے مسرت سے ہمکنار ہوں

اور ان کا پنر جنم مغرب کی پاک، حتمی خوشی کی سر زمین میں ہو۔

ب۔ ترقیمہ

تبتی کیلنڈر کے ستارھویں ماہ اور ناری چوہے کے سال (۱۹۹۶) میں گرو اور چیلوں نے تمام خارجی، داخلی اور مستور مشکلات پر قابو پا لیا تھا۔ اس مبارک دن، نگوانگ لورڈو تسنگمڈ نے نصرت کا جشن منایا، اور پانچ ہزار کے قریب بھکشوؤں کے سامنے فی البدیہ گیت گایا، سادھو!

تبصرہ

مضمون کی اہمیت

تقدس مآب جگمے فنٹسوک کی مذہبی سر گرمیوں کو چھ بڑے مراحل میں بانٹا جا سکتا ہے۔ ہر مرحلہ ایک اہم جوہر ہدائت نامہ سے عنوان ہے۔ یہ چھ صحائف علی الترتیب یوں ہیں: 'نصیحت سے بھرپور صبح، میری دلی ہدائت کے قطرے، نصیحت کے گل رس، نصرت کا گیت، چار مسالک کی تعلیم، اور مظاہر اور وجودات کی کشش کے دوران اسباق۔ ان مضامین کے علاوہ، دیگر اسباق بھی ہیں جو تقدس مآب کے نروان میں دخول سے قبل دئیے گئے۔

یہ مقالے کوئی عام مضامین نہیں ہیں جو چند سالوں کی علمی تحقیق سے ماخوذ ہوں، بلکہ یہ تقدس مآب کی زندگی بھر کے مطالعہ، تفکر اور عبادت کا نچوڑ ہیں۔ ان کی روشن ضمیری، ان کی سوانح اور بیحد صفات کی بدولت انہیں مہاتما بدھ شکیا مونی کے وقت سے لے کر گرو پدما سمبھاوا تک کے ہر عرصہ حیات میں ایک عظیم سنت اور گیان یافتہ گرو مانا گیا ہے۔ گزشتہ زندگیوں کے دوران بے شمار صالح کرم اکٹھا کرنے کے علاوہ، موجودہ زندگی میں بھی انہوں نے مہاتما بدھ کی تعلیمات کا مطالعہ، تفکر اور عبادت پر ٦٠ برس سے زیادہ وقت صرف کیا ہے جس کا سلسلہ پانچ برس کی عمر سے شروع ہوا اور ساٹھ کی دہائی کے آخر تک جاری رہا۔ تقدس مآب نے اپنی تمام زندگی ذی حس مخلوق اور بدھ مت کے لئیے وقف کر دی، اور ان کے اقوال اور تعلیمات، جو کہ ایسے دانش کے خزانے سے ٹپکتے ہیں بے شک نہائت قیمتی جوہر ہیں۔

'نصرت کا گیت' ایک فی البدیہ وجرا دوہا تھا جسے تقدس مآب نے تقریباً پانچ ہزار منصب یافتہ سنگھا کے سامنے فتح کی شادمانی پر تبتی کیلنڈر کے مطابق ١٢ ستمبر ١٩٩٦ کے مبارک دن تقدس مآب اور ان کے چیلوں کے تمام خارجی، داخلی اور مستور رکاوٹوں کو دور کرنے کی خوشی میں گایا۔

جو دانش ور ہیں وہ 'نصرت کے گیت' کا مطالعہ کرنے کے بعد اچھی طرح جان جائں گے کہ یہ گیت کس قدر بر گزیدہ ہے۔ ماضی میں جب تقدس مآب ہمیں درس دیتے تو شروع شروع میں ہم اس کی اہمیت کو نہیں جانتے تھے۔ لیکن دھرم پر متواتر ارتکاز اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ، دیگر مذہبی عقیدوں سے روشناس ہونے پر، ہمیں تقدس مآب کی عظمت کا احساس ہوا

در حقیقت، مہاتما بدھ نے چوراسی ہزار درس دئیے جنہیں ہم ایک عرصہ حیات کے دوران نہیں سمجھ سکتے۔ لیکن چونکہ اب تقدس مآب نے اپنی عبادت اور گیان کی بدولت ان کی تخلیص کر کے ان کا عمدہ جوہر پیش کیا ہے تو ہمیں اس کی قدر کرنی چاہئیے اور اس کے گہرے مطالب کو سمجھنا چاہئیے۔

بطور نظریہ، دھرم کے پجاریوں کو سوتر اور تنتر دونوں کا گہرا مطالعہ کرنا چاہئیے، مثلاً پانچ عظیم مہایان مقالے۔ لیکن زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں، اور اس کے متعلق کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا۔ چند لمحوں کے اندر کئی تبدیلیاں آ سکتی ہیں اور کسی چیز کا تیقن نہیں ہے۔ اس لئیے کسی مختصر تحریر کا مطالعہ جو عقل و دانش سے بھر پور ہو عبادت گزاروں کے لئیے بڑی اہمیت کا حامل ہے؛ وگرنہ ہو سکتا ہے کہ وہ دنیا سے رخصتی کے وقت پوری طرح تیار نہ ہوں۔

تقدس مآب نے گزارش کی کہ ان کی لڑی کے سب پیروکار دھرم کا سبق پڑھنے یا پڑھانے سے پہلے ایک بار 'نصرت کا گیت' گائں یا اس کا درس دیں تا کہ درس و تدریس کے دوران پیش آنے والی رکاوٹوں کو رفع کیا جا سکے۔ اسی طرح اگر کوئی دھرم کی راہ پر چلنا چاہتا ہے تو ایک بار اس سبق کو دوہرانے سے ان کی مراد بر آئے گی، اور انہیں کسی قسم کی مشکلات سے محفوظ رکھے گی۔ مزید بر آں، دھرم کی مشق یا مطالعہ کے دوران پیش آنے والی کوئی بھی مشکلات اس سبق کو پڑھنے یا اس کو پاس رکھنے سے موافق حالات میں تبدیل کی جا سکتی ہیں۔ اس لئیے تقدس مآب نے بارہا گزارش کی کہ جو لوگ ان میں پناہ لیتے ہیں یا ان پر بھروسہ کرتے ہیں انہیں چاہئیے کہ 'نصرت کے گیت' کو زبانی یاد کریں اور اس کی عمیق تعبیر سے بخوبی آگاہ ہوں۔

مضمون کا پس منظر

ستمبر ۱۹۹۵ میں تقدس مآب جگمے فنٹسوک رنپوچے نے تائیوان جانے اور پھر وہاں سےنیپال جا کر امیتایوس بدھا چلہ کاٹنے کی خاطر پدما سمبھاوا غار میں ٹھہرنے کا ارادہ کیا۔ جب وہ چنگدو پہنچے تو ان کی پاسپورٹ کی عرضی میں کچھ مسائل تھے۔ تب ان کی جسمانی صحت میں بھی کچھ خرابی ہوئی، اور چنگدو کے ہسپتال والے ان کے مرض کی تشخیص کرنے میں ناکام رہے۔ اس کے سبب وہ چنگدو میں پانچ ماہ

سے زیادہ عرصہ ٹھہرے، سمادھی کی حالت میں، اور ماسوا کھانے کے اوقات کے انہوں نے کچھ نہ کہا۔

پھر ایک شب، تقدس مآب نے خواب میں قابل تکریم اتیشا، قابل تکریم ڈرامٹونپا، جومیفام رنپوچے، اور لاما لوڈرو کو دیکھا۔ قابل تکریم اتیشا نے تقدس مآب پر اپنی مہربان اور محبت بھری نظر ڈالی۔ قابل تکریم ڈرامٹونپا نے کہا،"ہم سب اس لئیے یہاں آئے ہیں کیونکہ قابل تکریم اتیشا تمہارے لئیے بہت فکرمند ہیں۔ سمندر کی یہ بڑی لہریں ۱۰ مارچ کو ختم ہو جائں گی، کیا تم اس کی اہمیت سے واقف ہو؟" (اس سے اس کا مطلب یہ تھا کہ تقدس مآب اس وقت تک مکمل شفا یاب ہو جائں گے)۔ پھر قابل تکریم اتیشا اور ڈرامٹونپا غائب ہو گئے۔

جومیفام رنپوچے شان سے اپنی نشست پر جما رہا، پدما سمبھاوا سے پر زور طریقہ سے دعا گو رہا، تا کہ تمام خارجی، داخلی اور مستور رکاوٹوں کو دور کیا جا سکے، اور الجھن اور تفریق سے جنم لینے والی تمام برائیوں کو مغلوب کیا جائے۔ اس کے بعد وہ ایک روشنی میں ڈھل کر غائب ہو گیا۔

لاما لوڈرو نے کچھ نرم دل نصیحت کی:"تم اپنی عظیم تکمیل کی روشن حالت میں ثابت قدم رہو، جو ظاہر اور خالی پن کا عمدہ ملاپ ہے۔ اس گہرے ارتکاز کی بدولت، تمہیں چاہئیے کہ اپنی مسرت کے ساتھ اوروں کا دکھ درد بانٹ کر بودھی چت سے ذی حس مخلوق کا بھلا کرو۔ تب تمام غیر موافق حالات خالی پن میں بدل جائں گے۔" اس نے کچھ اور سبق دئیے اور پھر وہ بھی نور میں ڈھل گیا۔

اس خواب کے بعد تقدس مآب کی حالت آہستہ آہستہ بہتر ہونے لگی اور جیسا کہ قابل تکریم ڈرامٹونپا نے پیشین گوئی کی تھی ۱۰ مارچ تک مکمل طور پر صحت یاب ہو گئے۔ لارنگ گر واپسی پر ان کے پیروکاروں نے نہائت عمدہ استقبالیہ دیا۔ انہوں نے تمام پیروکاروں کی چار گنا بڑی مجلس کے سامنے 'نصرت کا گیت' فی البدیہ گایا۔ اس لمحہ ہر شخص بے پناہ مسرت سے سرشار تھا۔ تقدس مآب نے ہان کے پیروکاروں کی مجلس کو عظیم نصرت کے اظہار کی خاطر 'فاتح مفتوح-مارا سر زمین' کا نام دیا۔

مضمون کا عنوان

اے ١ : ابتدائیہ

بی ١ : عنوان

نصرت کا گیت – آسمانی ڈھول کی نہائت عمدہ آواز

الف۔ عنوان کے معانی

عنوان میں نصرت سے مراد یہ ہے کہ عبادت گزار گرو اور تین جواہر کی عنائت سے تمام خارجی، داخلی اور مستور رکاوٹوں کو دور کر کے مکمل طور پر فتح یاب ہیں۔ 'گیت' ایک دوہا کی جانب اشارہ کرتا ہے، ایک ایسا گیت جسے کسی روشن ضمیر ہستی جس نے کسی درجہ تک گیان حاصل کیا ہے نے فی البدیہ گایا ہے۔ آسمانی ڈھول ایک بہت بڑا ڈھول ہے جو تینتیسویں آسمان میں ہے، جس کا ظہور سماوی ہستیوں کی اعلیٰ انعام لائق خوبی کی بدولت ہے۔

'نصرت کا یہ گیت' 'آسمانی ڈھول کی نہائت عمدہ آواز' کے استعارہ سے بیان کیا گیا ہے کیونکہ اس ڈھول کی قدرتی آواز جس سے مراد ہے " ارے او تمام سماوی ہستیو، ڈرو مت۔" (کیونکہ جب سماوی ہستیاں آسورا سے بر سر پیکار تھیں، آسمانی ڈھول کی عمدہ آواز کی مدد سے، تو انہوں نے آسورا کو شکست دے کر جنگ جیت لی)۔ پس، یہ عنوان 'نصرت کا گیت' اور 'آسمانی ڈھول کی نہائت عمدہ آواز' کے مابین تمثیل کا کام کرتا ہے۔ اس مختصر نوشت میں تمام سوتریانا اور تنتریانا اسباق کا نچوڑ اور تقدس مآب کی زندگی بھر کی عبادت سے ماخوذ جوہر ہدایات شامل ہیں۔

ب۔ مسلک کے چار بڑے پہلو

'مسلک کے تین بڑے پہلو' میں لاما تسانگخاپا تین بڑے پہلو یعنی تیاگ، بودھی چت، اور عدم دوئی دانش پر بات کرتا ہے۔ لیکن اس مختصر نوشت میں تقدس مآب نے مکمل روشن ضمیری مسلک کی چار حصوں میں تلخیص کی ہے، جس میں پارسا شخصیت کا پہلو بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ، عدم دوئی دانش کو مہایانا اور وجریانا مسالک دونوں کے پس منظر میں بیان کیا جا سکتا ہے۔ 'نصرت کا گیت' میں

عدم دوئی دانش کو عظیم کمال یا ڈزوگچن، جو کہ وجریانا مسلک میں اعلیٰ ترین درجہ کمال ہے کے تناظر میں بیان کیا جاتا ہے، جو کہ مہایانا مسلک میں خالی پن کی تعلیم پر مبنی ہے۔

روحانی عبادت گزاروں کے لئیے عظیم کمال کا حصول روشن ضمیری کا مرغوب ترین درجہ ہے۔ ایسی روشن ضمیری کے لئیے مطلوبہ شرط کیا ہے؟ یہ بودھی چت ہے۔ شانتی دیو 'بودھی چت کی راہ' میں کہتا ہے کہ بودھی چت کے بغیر مکمل روشن ضمیری حاصل کرنا نا ممکن ہے، خواہ کوئی شخص کتنی ہی انعام کی مستحق عمدہ ترین خوبی کا مالک کیوں نہ ہو۔ تو کسی کے من میں بودھی چت کیسے پیدا کی جائے؟ اس کے لئیے اول شرط تیاگی من ہے جس کی بنیاد ایک پارسا شخصیت ہو گی۔ پس، اس عبادت کی ترتیب یوں ہو گی: ایک اچھا انسان بننے کے لئیے ایک پارسا شخصیت، ایک تیاگی من جو تمام دنیوی لگاوٹ کو چھوڑ دے، ایک بودھی چت والی خواہش کہ تمام ذی حس مخلوق کی بدھائیت پانے میں رہنمائی، اور بالآخر، ایک ہی عرصہ حیات میں مکمل روشن ضمیری پانے کی خاطر ڈزوگچن مسلک کی مشق۔ مسلک کے یہ وہ بڑے چار پہلو ہیں جن کا خلاصہ 'نصرت کا گیت' میں کیا گیا ہے۔

منجوشری کو خراج عقیدت

بی ۲: خراج عقیدت

'تمام بدھاؤں کی دانش کی تجسیم، جو کہ تمام ذی حس مخلوق کے محافظ ہیں،

قابل تکریم منجو گھوشا، جو ایک نوخیز لڑکے کے روپ میں ظاہر ہوتا ہے،

کاش تم ہمیشہ میرے دل میں رہو، آٹھ پتی والے کنول کی مانند،

مجھ پر عنائت کرو، ایسے کہ میرے الفاظ تمام ذی حس مخلوق کو فائدہ دیں۔

الف۔ منجوشری سے پر خلوص عقیدت

تقدس مآب جگمے فنٹسوک رنپوچے اس اشلوک میں کہتا ہے، "تمام عالموں کے دس سمت کے بدھا تمام ذی حس مخلوق کے محافظ ہیں۔ تمام عالموں کے دس سمت کے بدھا کی مجموعی دانش منجوشری میں محیط ہے، جو تمام ذی حس مخلوق کا بھلا

کرنے کی خاطر ایک نوخیز لڑکے کے روپ میں ظاہر ہوتا ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ منجوشری میرے آٹھ پتی کے کنول جیسے دل کو بے نظیر عنائت شدہ سورج کی تیز روشنی سے بھر دے، اور ہمیشہ میرے کنول جیسے دل کے زردان میں رہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ منجوشری کی درد مندی سے ماخوذ طاقت سے میرے الفاظ اس دنیا کی تمام ذی حس مخلوق کو فائدہ پہنچا سکیں۔"

یہاں آٹھ پتی والے کنول کو دل سے تشبیہ دی گئی ہے، جس کے وجریانا میں کئی خارجی، داخلی اور مستور معانی ہیں جن کا یہاں تفصیل سے جائزہ نہیں لیا جائے گا۔

یہ منجوشری کو ایک خراج عقیدت ہے۔ تقدس مآب جگمے فنٹسوک رنپوچے منجوشری کو اپنا خاص دیوتا مانتے تھے، اور منجوشری کو کوہ ووٹائی پر ذاتی طور پر ملنے کے بعد، وہ جب کبھی بھی کوئی مقالہ لکھنا چاہتے تو پہلے منجوشری کو خراج عقیدت پیش کرتے۔ اس سے ان کا منجوشری پر بے پناہ ایمان ظاہر ہوتا ہے۔

تقدس مآب کا بچپن سے ہی منجوشری سے گہرا رشتہ تھا۔

ان کی سوانح کے مطابق وہ اپنی پیدائش کے فوراً بعد سے ہی اونچی آواز میں 'اوم اراپکانا دھی' کا ورد کیا کرتے تھے۔ چھ سال کی عمر میں انہیں 'منجوشری کا بولتا شیر' کا ایک مسودہ پتھروں کے ایک ڈھیر میں ملا، جس کے آخر میں ایک اشلوک میں لکھا تھا کہ بھارت میں کوئی شخص جو ۹۹ برس کا تھا کو منجوشری کے اس کے سامنے ظہور کے ایک ہی دن میں روشن ضمیری حاصل ہو گئی۔

تقدس مآب نے سوچا کہ "اگر کوئی اتنا عمر رسیدہ شخص منجوشری سے ملاقات کے بعد صرف ایک دن کی ریاضت میں گیان پا سکتا ہے، تو مجھے گیان حاصل کرنے میں کوئی مشکل نہیں ہونی چاہئیے کیونکہ میں تو اتنی چھوٹی عمر میں یہ کام شروع کر رہا ہوں۔" انہیں بہت خوشی ہوئی اور انہوں نے چند روز مکمل دھیان کے ساتھ پاٹھ کیا۔ اس کے نتیجہ میں انہیں باریابی کے کئی اشارے ملے، اور انہوں نے سوتر اور تنتر کے تمام صحائف اور شرح پر عبور پا لیا۔

تقدس مآب اکثر اس بات پر زور دیتے تھے کہ دھرم کے پجاریوں کو چاہئیے کہ منجوشری کے منتروں کا بیشتر اوقات ورد کریں اور اس کے آگے دعا مانگیں کیونکہ منجوشری کی عنایات کی طاقت دیگر بدھاؤں کے مقابل میں کہیں زیادہ ہے۔ بحیثیت عام انسان کے ہم اس قابل نہیں ہیں کہ اس بات کا فیصلہ کر سکیں آیا مہاتما بدھ شکیامونی کی عنایات زیادہ طاقتور ہیں یا بودھی ستوا منجوشری کی، لیکن مختلف

سوتروں کے متعلق معقول جانچ ممکن ہے کیونکہ ان کی متعلقہ سوتروں میں تشریح کی گئی ہے۔

ظاہری طور پر منجوشری کا ظہور محض بطور ایک بودھی ستوا کے ہے۔ لیکن سوتروں میں بیان کے مطابق، اس نے بہت عرصہ پہلے روشن ضمیری پائی، اور وہ تمام عالموں کے دس اطراف کے بدھا اور بودھی ستوا کی مجموعی دانش کا مجسمہ ہے، اور تمام بدھوں کا باپ تصور کیا جاتا ہے۔ اس نے لا تعداد ذی حس مخلوق کی، ان کے اندر بودھی چت تحریک پیدا کر کے، بدھئیت حاصل کرنے میں رہنمائی کی۔ پس اس کی عنائت کی قوت نا قابل یقین حد تک حیران کن ہے۔

منجوشری کی عنایات سے ہر کوئی مستفید ہو سکتا ہے۔ اصل بات اس میں کسی کے تیقن پر منحصر ہے۔ ایک بار جب میں کوہ ووٹائی پر گیا تو میں متواتر یہ امید لئیے ہوئے تھا کہ میری منجوشری سے ذاتی طور پر ملاقات ہو گی، اور آخر میں، اگرچہ میری منجوشری سے ملاقات تو نہ ہوئی، مگر مجھے یقین ہے کہ مجھے کچھ عنایات ملیں جن کا ظہور دھرم کے صحیفے محض چند بار پڑھنے پر ازبر ہوجانے اور ان کی تلاوت کرنے کی اہلیت کی صورت میں ہوا۔ پس میں نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ مختلف لوگوں کے ایمان کے درجات مختلف ہو سکتے ہیں، لیکن اگر منجوشری کی نظر عنائت ان پر ہے، تو تمام صحیفے اور سوتروں اور تنتروں کی شروح ان کے من میں واضح ہو جائں گی۔ اگر کوئی شخص ہر دم منجوشری کے آگے دعا گو ہو ، تو جنم در جنم اس کو دانش وری عطا ہو گی۔ اور اس دوران، تمام بدھاؤں کی دعائں مجتمع ہو کر اس کے من کے تسلسل میں قائم رہیں گی۔

ب۔ منجوشری کا ایک دلچسپ قصہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مہاتما بدھ کوہ ولچر پر درس دے رہا تھا، پہاڑ کے نیچے شہر میں ایک طوائف بنام لا جواب سنہری روشنی رہتی تھی۔ وہ بہت خوبصورت اور پر کشش تھی۔ لیکن اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ اس کا پورا بدن سنہری رنگ میں تمتماتا تھا۔ لہٰذا، بادشاہ، وزراء، اور سب قسم کے لوگ اس سے بیحد مسحور ہو گئے۔ اگرچہ وہ نچلی ذات کی محض ایک طوائف تھی مگر ہر وقت لوگوں سے گھری رہتی تھی۔

ایک روز وہ کسی کاروباری شخص کے بیٹے کے ہمراہ بازار خریداری کے لئیے گئی۔ وہ تفریح گاہ میں کچھ موج مستی کرنا چاہتے تھے۔ راستے میں منجوشری نے اپنے آپ کو ایک خوبصورت نوجوان کے روپ میں ڈھال لیا، کیونکہ اسے معلوم تھا کہ لاجواب سنہری روشنی کے چمکنے کے لئیے حالات ساز گار تھے۔ اس کا سارا بدن ایک غیر معمولی چکا چوند روشنی سے دمکنے لگا۔ لاجواب سنہری روشنی نے محسوس کیا کہ نوجوان کے بدن سے نکلنے والی روشنی اس کی روشنی سے کہیں زیادہ تابناک تھی اور جیسے وہ اس روشنی کے سامنے کھڑی تھی تو اس کی اپنی روشنی مدھم پڑنے لگی۔ اس کے دل میں اس کے لباس کو پانے کا لالچ پیدا ہوا، اور کاروباری شخص کے بیٹے کو فوراً ہی خیرباد کہتے ہوئے گاڑی جس میں وہ سوار تھی سے باہر نکلی اور اس نے نوجوان کو اپنے حسن سے لبھانے کی کوشش کی۔

اس موقع پر منجوشری نے ویسروان کو شکتی عطا کی کہ وہ لا جواب سنہری روشنی کو سمجھائے، اور وہ کہنے لگا،"تم اپنے دل میں نوجوان کے لئیے خواہش کو جنم نہ دو، کیونکہ وہ بودھی ستوا منجوشری ہے، جو کہ تمام بدھا کی دانش کا مجموعہ ہے۔ وہ تمہاری تمام خواہشیں پوری کر سکتا ہے۔ تم کیا چاہتی ہو؟" لا جواب سنہری روشنی کہنے لگی، "مجھے اس کے خوبصورت لباس کے سوا کچھ نہیں چاہئیے۔" اس پر منجوشری نے کہا،"اگر تم بودھی کے باب میں داخل ہو جاؤ تو میں تمہیں اپنا لباس دے دوں گا۔" وہ اس کا مطلب نہ سمجھی، تو اس پر منجوشری نے اسے مفصل درس دینا شروع کیا۔

کوہ ولچر پر منجوشری کے درس کے دوران مہاتما بدھ نے تعریفی کلمات ادا کئیے، اور کہا "بہت خوب!" اور اس سے کائنات کے اربوں عالم ہل گئے۔ منجوشری کے خادم نے مہاتما بدھ سے اس کے ایسا کہنے کی وجہ پوچھی۔ مہاتما بدھ نے جواب میں کہا،"بودھی ستوا منجوشری ایک طوائف کو گیان پانے کی خاطر اسے دانش اور دردمندی کے ساتھ بدھ دھرم کی تعلیم دے رہا ہے۔ تم اگر سننا چاہو تو وہاں جا سکتے ہو۔" تو مہاتما بدھ کے کئی چیلے منجوشری کے ٹھکانے پر گئے۔ بعض چیلوں پر دھرم کی آنکھ کی سچائی صاف طور پر واضح ہوئی۔ بعض کو عدم جنم کی حقیقت کا پتہ چلا؛ بعض پر عدم مراجعت کی صلاحیت کا راز افشاء ہوا۔ منجوشری کا درس سننے سے ہزاروں لاکھوں ذی حس مخلوق مستفید ہوئی۔

لاجواب سنہری روشنی نے اس بات کی بخوبی فہم استوار کی کہ کوئی شے بھی اپنی کسی فطرت پر قائم نہیں ہے۔ وہ منجوشری کی پیرو بننا چاہتی تھی اور اپنی زندگی

بطور ایک بودھی بھکشونی کے گزارنا چاہتی تھی۔ مگر منجوشری نے اسے بتایا کہ تیاگ کا مطلب محض اپنا سر منڈوانا ہی نہیں ہے، بلکہ اس سے مراد بدھ دھرم کی سختی سے پابندی اور دوسروں کے بھلے کے لئیے اپنے مفاد کو قربان کرنا ہے۔ منجوشری نے اسے کہا کہ وہ کاروباری شخص کے بیٹے کی سواری کو واپس لوٹ جائے اور اس کے ساتھ چلی جائے۔

جب لاجواب سنہری روشنی اور کاروباری شخص کا بیٹا تفریح گاہ پہنچے تو انہوں نے عدم دوام کا مزہ چکھا جب وہ اس کی آغوش میں چل بسی۔ پہلے تو وہ بہت مغموم ہوا۔ لیکن جب آہستہ آہستہ اس کا جسم گلنے سڑنے لگا اور خون اور پیپ اس کی آنکھوں، کانوں، نتھنوں اور منہ سے بہنے لگے اور اس کے جسم سے بدبو آنے لگی، تو کاروباری شخص کا بیٹا شدید خوفزدہ ہو کر مہاتما بدھ شکیا مونی سے پناہ مانگنے کے لئیے کوہ ولچر کی جانب بھاگا۔ شکیا مونی بدھا نے اسے بدھ دھرم کی تعلیم دی، اور اس نے عدم جنم کی حقیقت کو پوری طرح پا لیا۔ پھر مہاتما بدھ نے پیشین گوئی کی کہ:"بودھی ستوا منجوشری کے طاقت بخشنے کی بدولت جس سے اسے ترغیب و تحریک ملی، لا جواب سنہری روشنی مستقبل میں کسی بدھ بستی میں بدھئیت پا لے گی۔ اسے قیمتی روشن بدھا کا نام دیا جائے گا۔ اور کاروباری شخص کا بیٹا اس کا وکیل ہو گا، اس کو بودھی ستوا نیک ذہانت کہا جائے گا۔"

کاروباری شخص کا بیٹا حیران ہوا، "یہ کیسے ممکن ہے کہ بودھی ستوا منجوشری کی پیرو لاجواب سنہری روشنی بدھئیت حاصل کرے؟ اور میں جو کہ مہاتما بدھ کا پیرو ہوں محض ایک بودھی ستوا بنوں؟" وہ یہ بات نہ سمجھ سکا۔ مہاتما بدھ نے کہا،"بودھی ستوا منجوشری کی انعام لائق خوبیاں نا قابل تصور ہیں۔ میں نے بھی اپنی بودھی چت استوار کرنے کی شروع کی منّت منجوشری کے آگے مانی تھی، جیسا کہ بے شمار بدھاؤں نے ماضی میں کیا ہے؛ اور دور حاضر کے بے شمار بدھاؤں نے بھی یونہی کیا ہے اور مستقبل میں ان گنت بدھا ایسا ہی کریں گے۔"

پ۔ تعلیم حاصل کرنے کا صحیح محرک

تقدس مآب جگمے فنٹسوک رنپوچے نے یہ نوشت نہ تو اپنی شدید بیماری سے شفا یابی کے لئیے تیار کی، اور نہ ہی دولت یا اپنے لئیے مسرت کے حصول کی خاطر۔ بلکہ انہوں نے منجوشری سے عنایات کی دعا کی تا کہ اس کے اقوال اور تعلیمات

سے تمام مخلوق، عارضی طور پر یا ہمیشہ کے لئیے، مستفید ہو سکے۔ اسی طرح ہمیں ان محرکات کا جائزہ بھی لینا چاہئیے جو اس درس کو لینے کے وقت موجود ہوتے ہیں۔ بعض لوگ بغیر کسی مقصد کے ساتھ ساتھ چلتے رہتے ہیں۔ وہ دوسرے لوگوں کو درس لینے کی خاطر رواں دیکھتے ہیں تو وہ بھی بغیر کسی خاص مقصد کے ساتھ چل پڑتے ہیں۔ در حقیقت، دھرم کی تعلیم لینے کا مقصد بے شمار ذی حس مخلوق کی بھلائی نہ کہ محض اپنی بھلائی ہونا چاہئیے۔ ہر ایک پجاری کو چاہئیے کہ اس طرح اپنے محرک کو درست کرتا رہے۔

لا جواب وجریانا پر عمل کی انعام لائق خوبی

اے ۲ : خاص متن

بی ۱ : وجریانا کی مشق کی حوصلہ افزائی کرنا

سی ۱ : لا جواب وجریانا پر عمل کی انعام لائق خوبی

'عظیم کمال، عمیق اور پُر نور،

اس کے اشلوک سنتے ہی انسان سمسار کی جڑیں اکھاڑ پھینکتا ہے، اور نروان پانے کی خاطر چھ ماہ تک اس کے جوہر کی عبادت کے بعد، کاش کہ یہ تم سب کے دلوں پر نقش ہو جائے۔'

الف۔ ڈزوگچن کی نا قابل یقین انعام لائق خوبی

لا جواب عظیم کمال، جس میں کہ ٹاتھاگاٹا گربھ کا جوہرپایا جاتا ہے، کو سمجھنا عام لوگوں کے لئیے مشکل ہے، اور کم عقل لوگ اسے اکثر تنقید کا نشانہ بناتے ہیں۔ بہر حال، محض اس کے اشلوک سن کر ہی انسان سمسار کی جڑوں کو کاٹ سکتا ہے، اور جو لوگ غیر معمولی صلاحیت کے مالک ہیں وہ چھ ماہ تک مکمل یکسوئی سے اس کا پاٹھ کر کے نروان حاصل کر سکتے ہیں۔ اس لئیے اس عظیم کمال کا ہمارے دلوں پر گہرا نقش ہونا لازم ہے۔

عظیم کمال تمام سوتروں اور تنتروں کا جوہر ہے، اور اس کی انعام لائق خوبیاں بیان سے باہر ہیں۔ لوگ اس کے الفاظ محض سن کر، اسے چھو کر، اپنے بدن سے لگا کر،

یا اس کا مطلب سمجھ کر نروان پا سکتے ہیں۔ آریہ دیو کے 'درمیانی راہ پر چار سو اشعار'، کے مطابق وہ لوگ جو خالی پن کے متعلق عدم تیقن کا شکار ہیں تین عالموں کے بار بار ہونے والے وجود سے جان چھڑا سکتے ہیں۔ یہ ان کے بارے میں اور بھی صحیح ہے جنہوں نے لا جواب وجریانا کو سیکھا ہے۔

اگر کوئی شخص جس کا ایمان بہت مضبوط ہےڈزوگچن کا پاٹھ علی الترتیب براہ تیاری، اصل عبادت، اور اختتام کے کرتا ہے تو وہ چھ ماہ میں نروان پا سکتا ہے۔
'وجرا پنجارا تنتر' میں لکھا ہے کہ "اگر کوئی شخص مضبوط ایمان اور تیقن کے ساتھ چھ ماہ سے پاٹھ کر رہا ہو تو وہ شخص وجردھارا کا پھل پا لے گا۔" 'تنتر کے متین عہد' میں یہ بھی لکھا ہے کہ ، "مضبوط ایمان اور تیقن کے ساتھ کوئی شخص وجردھارا کا پھل پا سکتا ہے۔"

اس کا ذکر 'چیتسن نئینگتھگ' اور 'لانگچن نئینگتھگ' میں بھی آیا ہے۔

پس عظیم کمال نہائت اعلیٰ تر چیز ہے۔ جُو میفام رنپوچے نے اپنے ایک درس میں کہا، "آج کے زوال پذیر دور میں ذی حس مخلوق گھرے امراض کا شکار ہے جن کا علاج دھرم کے دیگر طریقوں سے نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن انسان لاجواب عظیم کمال کے توسط سے تمام آزار کو دور کر سکتا ہے۔"

یہاں تقدس مآب نے ہمیں یہ سبق دیا ہے کہ چونکہ عظیم کمال نہائت غیر معمولی شے ہے تو ہمیں نہ تو اسے ترک کرنا چاہئیے اور نہ ہی اس کی بے حرمتی کرنی چاہئیے۔ اگر کوئی شخص اس پر اپنا ایمان قائم نہ رکھ سکے تو اسے چاہئیے کہ اسے ترک کر دے، یا پھر مستند اساتذہ کے سامنے اپنے شکوک و شبہات پیش کرے۔ بہرحال، کسی شخص کو وجریانا کے متعلق بغیر معقول وجہ کے پہلے سے قائم شدہ منفی تصورات قائم نہیں کرنے چاہئیں۔

ب۔ ڈزوگچن عبادت گزار کی حیرت انگیز کہانی

میں نے ذاتی طور پر بہت سارے ڈزوگچن عبادت گزاروں کو دیکھا جنہیں ڈزوگچن کا گیان حاصل ہو چکا تھا اور انہیں موت سے قبل مبارک ظہور پیش آئے۔ میں خصوصاً ایک ہان بھکشونی جس کا نام منگ ہیوئی تھا سے متاثر ہوا، جس کی کہانی یہاں بیان کی جاتی ہے۔

منگ ہیوئی کو وجریانا پر پورا ایمان تھا۔ اولاً، ہان کے علاقہ میں اس کا کسی بیماری کے سلسلہ میں علاج ہو رہا تھا۔ کچھ عرصہ بعد اسے پتہ چلا کہ تقدس مآب جگمے فنٹسوک رنپوچے لارنگ گر میں ڈزوگچن پر درس دینے والے ہیں۔ اسے زندگی کے عدم دوام کا احساس تھا، اور اس عدم تیقن میں کہ وہ اور کتنا عرصہ زندہ رہے گی، اس نے واپس لارنگ گر جا کر درس لینے کا فیصلہ کیا۔ تقدس مآب نے لانگچمپا کے سبق ' من کی فطرت میں چین اور سکون کی تلاش' پر ۱۰۰ روز تک درس دیا اور اس نے اس دوران نہائت محنت سے مطالعہ کیا۔

یکم ستمبر ۱۹۹۳ کو جب درس ختم ہوا ، وہ ہان کے علاقہ میں طبیب سے مزید علاج کروانے کی خاطر گئی۔ یکم مارچ ۱۹۹۴ کو اس کی محافظ اور دھرم دوست بھکشونی زین رو نے مجھے جنفنگ آشرم، جہاں وہ مقیم تھیں، سے فون کیا اور کہا کہ منگ ہیوئی فوت ہو گئی اور اس کی وفات کے وقت وہ با وقار طور بیٹھی ہوئی تھی اور اپنی لڑی کے گرو اور امیتاب کا پاٹھ کر رہی تھی۔ جب اس کا جسم سکڑنے لگا تو قسم قسم کے مبارک نشانوں کا ظہور ہوا۔ جس دن سے اس نے درس لینا ختم کیا تھا اس سے اس کی وفات تک پورے چھ ماہ گزرے تھے۔ ایک دن کا بھی فرق نہیں تھا۔ یہ بے شک نہائت شاذ واقعہ تھا۔

بھکشونی منگ ہیوئی بہت ذہین تو نہیں تھی مگر اس کا ایمان بہت مضبوط تھا۔ عظیم کمال کا پاٹھ کرنے کے لئیے وہ لوگ جو بہت اہلیت رکھتے ہیں کی شرط اول ان کا مضبوط ایمان اور یقین ہے۔ وہ لوگ جو اپنے گرو اور تین جواہر اور خاص طور پر وجریانا میں پکا ایمان رکھتے ہیں، وہ اپنا ایمان کبھی نہیں چھوڑتے حتیٰ کہ بستر مرگ پر بھی۔ بے شک یہ لوگ بڑے بڑے کارنامے سر انجام دیں گے۔ اسی لئیے تقدس مآب نے کہا کہ "اس رو بہ تنزل زمانے میں عظیم کمال سے واسطہ بہت مشکل ہے، کیونکہ یہ ایک نہائت غیر معمولی مسلک ہے۔" ہمیں ان الفاظ کو اپنے من میں نقش کر لینا چاہئیے۔

پ۔ ڈزوگچن کا بنیادی پاٹھ

آجکل وجریانا مسلک کے کئی پیروکار یہ مانتے ہیں کہ من کی فطرت کو صحیح طور سمجھنے کے لئیے قدیم سچائی یا نور پر ارتکاز لازم ہے۔ بے شک، بطور ایک عام عبادت گزار کے، انسان کو بنیادی پاٹھ سے شروعات کرنی چاہئیے، جس کے بعد عطا

اختیار اور پھر اصل عبادت آتی ہے۔ قابل تکریم لانگچنپا، میفام رنپوچے، اور تقدس مآب جگمے فنٹسوک رنپوچے ان سب نے ڈزوگچن پاٹھ کے لئیے سخت شرائط قائم کر رکھی ہیں۔ پاٹھ کی اس ترتیب پر عمل نہائت ضروری ہے وگرنہ صحیح گیان حاصل نہ ہو گا۔ یہ ایسے ہی ہو گا کہ کسی عمارت کی دیواروں پر عمدہ نقش و نگار کی مصوری کی جائے جبکہ ابھی بنیادیں مستحکم اور مضبوط حالت میں نہیں ہیں۔ اس میں خطرہ اس بات کا ہے کہ کچھ عرصہ بعد پوری عمارت ڈھیر ہو جائے گی۔ لہٰذا ہمیں مصوری بنیادوں کو مضبوط بنانے کے بعد ہی کرنی چاہئیے۔

ڈزوگچن کے پاٹھ کی شرائط

سی ۲ : ڈزوگچن کے پاٹھ کی شرائط

'وہ جو بہت خوش نصیب ہیں انہیں ایسا عمدہ درس نصیب ہوتا ہے،

وہ کئی زمانوں سے گزشتہ زندگیوں میں انعام کی مستحق خوبی اکٹھی کرتے چلے آ رہے ہیں،

اور ویسے ہی حالات موجود ہیں جو بدھا سمانتابھدرا کے ساتھ گیان پانے کے لئیے درکار ہیں،

اے دھرم کے دوستو، کاش تم سب اپنے آپ سے خوشی محسوس کرو۔

الف۔ بدھا سمانتابھدرا کے ساتھ ویسے ہی حالات

یہاں "اعلیٰ سبق" سے مراد ڈزوگچن کی عظیم تعلیم ہے، اور "وہ جو بہت خوش نصیب ہیں" سے حوالہ ان کی جانب ہے جو منصب یافتہ ہیں یا جنہوں نے عظیم کمال کا درس سنا ہے، یا وہ جن کا ڈزوگچن کے ساتھ اس قسم کا مبارک رشتہ ہے۔ تقدس مآب کا کہنا ہے، "جن لوگوں کو عظیم کمال سے واسطہ پڑا ہے، یہ کئی جنموں کے دوران انعام لائق خوبی جمع کرنے کا نتیجہ ہے۔ ایسی عمدہ تعلیم سے جانکاری کا مطلب در اصل اس قسم کے کرمائی حالات کا بدھا سمانتابھدرا کے ساتھ بٹوارا ہے، اس لئیے دھرم کے تمام دوستوں کو خوش ہونا چاہئیے۔"

ہم سب کو اس عرصہ حیات کے دوران اپنے گرووں سے ملنے، وجریانا پر ان کا درس سننے، اور مرکزی اسباق کی عطا کردگی کا موقع ملا ہے۔ وجریانا کے ساتھ ایسی لا جواب قربت گزشتہ زندگیوں میں اکٹھے کئیے گئے اچھے کرموں کا نتیجہ ہے۔ 'عظیم ترین مسلک کا خزانہ' میں قابل تکریم لانگچنپا نے دو نتائج اخذ کئیے:

۱۔ چونکہ اس زندگی میں ہمیں لاجواب وجریانا سے واسطہ پڑا ہے، تو ہم نے اپنی گزشتہ زندگیوں میں کئی چڑھاوے چڑھائے ہوں گے اور ان گنت بدھاوں سے ملاقات کی ہو گی، اور ہم ان کے چیلے یا پیروکار رہے ہوں گے۔

۲۔ چونکہ ہمیں لاجواب وجریانا سے واسطہ پڑا ہے، تو ہمیں یقیناً باردو کے دوران اس زندگی میں یا کسی آئندہ زندگی میں گیان حاصل ہو گا۔

پس بدھ منطق کے نتائج کے مطابق، اگر کسی شخص نے وجریانا کو سنا ہے یا اس کا مطالعہ کیا ہے، تو اس شخص کے وجریانا کے ساتھ ما فوق الفطرت مراسم ہوں گے۔ در حقیقت ہم بدھا سمانتابھدرا کے ساتھ ایسے ہی حالات بانٹ رہے ہیں، کیونکہ ہم موجودہ زندگی میں ڈزوگچن کے رو برو ہیں۔ یہ سب اس تخیلاتی تنتری دھرم کی بدولت ہے جس سے سمانتابھدرا نے خود کار نروان کی حالت کو ایک سیکنڈ سے بھی کم وقت میں پا لیا۔ اس عظیم درس سے وابستگی گزشتہ زندگیوں میں اچھے کرم جمع کرنے کی بدولت ہے۔

جیسا کہ 'پراجنا پرمیتا سوتر' میں بیان کیا گیا ہے کہ ایسا کوئی انسان جو راستہ بھول چکا ہو اور جنگل میں سر گرداں ہو تو اگر اسے کوئی مویشی ہانکنے والا نظر آئے تو وہ سمجھ جائے گا کہ وہ کسی گاوں کے قریب ہے۔ مویشی بان کو دیکھنے سے اس کا گمشدگی کا خوف جاتا رہے گا۔ ایسے ہی اگر ہماری کسی وجرا گرو سے ملاقات ہو جائے جو وجریانا کے مسلک پر ہمای رہنمائی کر سکے، ایک مچھلی کی مانند جسے کانٹا لگ چکا ہو اور اس کا کنارے پر کھینچا جانا یقینی ہو، تو ہم بھی جلد ہی نروان پا لیں گے۔

ب۔ وجریانا کے عہد کو مت توڑیں

بہر حال، اگر کوئی وجریانا پر بہتان بازی کرے یا گرو اور اس کی تعلیم کو جھٹلائے، تو اس کے نتائج سنگین ہوں گے۔ وجریانا کے عہد و پیمان سختی سے ضابطہ کے

پابند ہیں، اور اگر کوئی ان کی خلاف ورزی کرے تو وہ بے شک منفی کرم پائے گا جو اسے نچلے جہانوں میں گرا دے گا۔ یہ نہ صرف وجریانا عہد و پیمان پر لاگو ہوتا ہے بلکہ بودھی ستوا عہد و پیمان پر بھی لاگو ہوتا ہے، اور عام بدھ لوگوں کے لئیے قوانین پر بھی جو کہ بہت سخت ہیں۔ اگر کوئی شخص آج تین جواہر میں پناہ لے اور کل کو انہیں تنقید کا نشانہ بنائے تو وہ شخص یقیناً تین نچلے جہانوں میں جا گرے گا۔ اسی لئیے تقدس مآب نے اپنے دیگر اسباق میں فرمایا کہ اگر کوئی شخص اس زندگی میں اپنے عہد و پیمان نہ توڑے، تو وہ اگلی زندگی میں کامیاب ہو گا، خواہ وہ زیادہ محنت سے پاٹھ نہ بھی کرے۔ وجریانا کے عبادت گزاروں کا اس زندگی میں اپنے عہد و پیمان قائم رکھنے کا ارادہ مضبوط ہونا چاہئیے۔

بودھی چت ابھارنے کی وجوہات

بی ۲: بودھی چت من ابھارنے کی حوصلہ افزائی کرنا

سی ۱: بودھی چت ابھارنے کی وجوہات

'تمام ذی حس مخلوق کی خاطر جو کہ سمسار کے خوفناک سمندر میں ڈوبے ہوئے ہیں،

انہیں بدھیئت کی دائمی خوشی پہنچانے میں مدد کی خاطر،

تم دوسرے لوگوں کا بھلا کرنے کی ذمہ داری اٹھاو گے،

اور اپنی ذات سے لگاوٹ کی زہریلی غذا کو تلف کر دو گے۔'

ہم بے لوث ایثار پسندی کی ذمہ داری کیوں لیں؟

ہمیں دوسرے لوگوں کا بھلا کرنے کی ذمہ داری اٹھانی چاہئیے، اور نفس پرستی کو تلف کر دینا چاہئیے، جو کہ زہریلی غذا کی مانند ہے، تا کہ ہم اس ذی حس مخلوق کی مدد کر سکیں جو سمسار کے خوفناک چکر میں لوٹنیاں لے رہے ہیں، تا کہ وہ بدھیئت کی انتہا کی مسرت پا سکیں۔

عام طور پر جاندار مخلوق کو دو طبقوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے: ایک وہ روشن ضمیر لوگ جنہیں عارضی طور پر انتہا درجہ کا سکون اور مسرت ملی ہے، یعنی کہ

ارتھٹ، پریتی کبودا، بودھی ستوا اور بدھا جنہیں مکمل انعام لائق خوبی اور دانش میسر ہے؛ دوسرے وہ لا علم جو حقیقت سے نا بلد ہیں اورجنہوں نے گیان سے حاصل شدہ سکون اور مسرت کا مزہ نہیں چکھا، اور وہ کرم کے باعث سمسار میں جہاں حالات ابتر ہیں لوٹنیاں لے رہے ہیں۔

سمسار سے مراد بنا رکاوٹ مڑ گشت ہے۔ سمسار کے چھ جہان ہیں جو کہ دیوتا، آسورہ، انسان، جانور، بھوکے بھوت اور جہنمی مخلوق پر مشتمل ہیں۔ یہ سب ہستیاں ان چھ جہانوں میں گھومتی پھرتی ہیں، بعض اوقات اوپر والے تین جہانوں میں منتقل کر دئیے جاتے ہیں جہاں عذاب کی شدت کم ہے، اور اس دوران بغیر ذرہ بھر سستانے کے جلد ہی اپنے منفی کرم کی بدولت نیچے کے تین جہانوں کے گڑھے میں گھسیٹ دئیے جاتے ہیں۔ جیسا کہ چندر کیرتی کے 'درمیانی راہ کا تعارف' میں بتایا گیا ہے،

> ہستیاں شروع میں "میں" کا سوچتی ہیں اور اپنی ذات سے چمٹتی ہیں؛
> پھر وہ "میرا" کے متعلق سوچتی ہیں اور چیزوں سے دل لگاتی ہیں۔
> پس وہ پانی کے چرخہ پر بے یار و مدد گار ڈونگے بن جاتی ہیں، اور ایسے لوگوں
> کے لئیے درد مندی کے ساتھ میں جھک جاتا ہوں!

روشن ضمیر بدھا اور بودھی ستوا کی مستند تعلیم اور ذاتی تصورات کی بنا پر ہم پر یہ بات واضح ہوئی ہے کہ تمام گمراہ شدہ ہستیاں ماضی میں ہمارے والدین تھے اور اب وہ آزار میں مبتلا ہیں۔ انہوں نے نہائت احتیاط سے ہماری نگہداشت کی ہے، تو ہم ایک دوسرے کے بہت قریب ہیں۔ اگرچہ اب وہ ہمیں نہیں پہچانتے، لیکن کوئی بھی با ضمیر انسان اپنے سکون اور مسرت کی خاطر انہیں نظر انداز نہیں کرے گا، بلکہ انہیں زیادہ سے زیادہ آرام اور خوشی مہیا کرے گا۔ جس سے مراد انہیں سمسار کے ہولناک سمندر سے دائمی نجات اور اعلیٰ روشن ضمیری کا حصول ہے۔

پس ہمیں ضرور بے لوث ایثار کی ذمہ داری اٹھانی چاہئیے تا کہ انہیں عمدہ غذا اور عمدہ لباس سے دنیوی مسرت بہم پہنچا سکیں، اور اس دوران ارہت، بودھی ستوا اور بدھا کے گیان سے دائمی مسرت حاصل کرنے میں ان کی رہنمائی کریں۔ ہمیں زہر کی مانند خود غرضی سے حتیٰ المقدور چھٹکارا پانا چاہئیے؛ وگرنہ اس کا کفارہ نہائت اندوہناک ہو گا۔ شانتی دیو کے 'بودھی ستوا کا مسلک' میں بیان ہے،

> 'اگر میں اپنے مفاد کی خاطر کسی کو دکھ دیتا ہوں،

تو میں بعد میں جہنم میں دکھ اٹھاوں گا۔
اگر دوسرے لوگوں کی خاطر میں اپنے آپ پر دکھ سہتا ہوں،
ہر کمال میری میراث ہو گا۔'

ب۔ اپنے آپ سے زہریلی لگاوٹ کو تلف کر دو

ماضی میں، جب را لوٹساوا ایک خاموش جگہ پر اپنے دیوتا پر مراقبہ کر رہا تھا، اس نے محسوس کیا کہ اسے تمام عمر اسی قسم کا تن تنہا چلہ کاٹنے میں گزارنی چاہئیے تھی۔ لیکن ایک روز اس کے دیوتا نے اسے کہا،"بہتر ہو گا اگر تم جاو اور جا کر جاندار مخلوق کا بھلا کرو۔ ایسا کرنے کا فائدہ، خواہ یہ کام تھوڑی دیر کے لئیے ہی ہو، صدیوں تک تن تنہا اپنے دیوتا پر پورے دھیان کے ساتھ مراقبہ کرنے سے زیادہ ہو گا۔" پس دوسروں کی بے لوث مدد کی انعام لائق خوبیاں سالہا سال تک خود غرضی پر قائم کفارے ادا کرنے سے بہتر ہیں۔

پھر سے شانتی دیو کے 'بودھی ستوا کا مسلک' کے حوالے سے،
'دنیا کی تمام خوشی
دوسروں کو مسرت دینے سے آئی ہے۔
دنیا کا تمام دکھ درد
اپنے لئیے خوشی پانے سے آیا ہے۔'

اس لئیے ہمیں چاہئیے کہ پاٹھ کے وقت بودھی چت کو بھٹک جانے دیں۔ پرتل رنپوچے نے یہ بھی کہا،"کہ اگر آپ لا جواب عظیم کمال کا پاٹھ بغیر بودھی چت کے کریں، تو یہ ہنایانا یا ترتھیکا کا پاٹھ بن جائے گا۔"

اس لئیے تقدس مآب جگمے فنٹسوک رنپوچے نے کہا کہ خود غرضی ایک زہر کی مانند ہے، جو کہ ایک عمدہ تشبیہ ہے جس پر ہمیں اکثر غور کرنا چاہئیے۔ جو لوگ بہت خود غرض ہوتے ہیں وہ جلد یا بدیر ناکامی کا شکار ہوتے ہیں، خواہ وہ کہیں بھی ہوں۔ ہمارے بیشتر لڑائی جھگڑے اور دکھ درد خود غرضی کا نتیجہ ہوتے ہیں، اور اگر ہم بے غرض ہو جائں تو یہ پیدا ہی نہیں ہوں گے۔ پس ہمیں اس کے حصول کی جد و جہد کرنی چاہئیے تا کہ ہم صحیح بودھی ستوا بن جائں۔

در حقیقت ہمیں لوگوں کی باتوں کی پرواہ نہیں کرنی چاہئیے بلکہ دوسرے لوگوں کے بھلے کی خاطر ابھی جب کہ ہم کچھ کرنے کے قابل ہیں جو بھی بن پڑے کرنا چاہئیے۔ خواہ لوگ ہمارے کام سے با خبر ہوں یا نہ ہوں اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے بعض کام جو ہم نے کئیے ان کے متعلق لوگ شائد ہماری زندگی کے دوران نہ جان پائں، لیکن تمام بدھا، بودھی ستوا اور ہمارے گرو یقیناً ان سے واقف ہیں۔ مزید یہ کہ علت و معلول کا قانون قائم رہے گا۔ اس لئیے اپنی شہرت کی خاطر کسی کی مدد کرنا بے معنی ہے۔ تمام دنیوی آلائش سے آلودہ ہونے کی بجائے ، ہمیں محض دوسروں کے بھلے کے لئیے کام کرنا چاہئیے۔

بودھی چت ابھارنے کی انعام لائق خوبی

سی۲: بودھی چت ابھارنے کی انعام لائق خوبی

'اس سے نچلے جہانوں کا دروازہ بند ہو جاتا ہے،

ارفع جہانوں کی مسرت پانے کا موقع ملتا ہے،

اور آخر کار سمسار سے نجات ملتی ہے،

آپ اس اہم سبق کا پاٹھ بغیر کسی خلل کے کر پائں گے۔

الف۔ بودھی چت کی انعام لائق خوبی

بودھی چت کی انعام لائق خوبی ابھارنے میں شامل ہے: نچلے جہانوں کا دروازہ بند کرنا، انسانوں اور دیوتاوں کے ارفع جہانوں میں اضافی دنیوی سکون اور مسرت پانا، اور با لآخرسمسار سے نجات پانے کی صلاحیت استوار کرنا۔ ان حقائق کے مدنظر، ہر دھرم کے پجاری کو اس اہم سبق کا بغیر کسی خلل کے پاٹھ کرنا چاہئیے۔

بودھی چت کی انعام لائق خوبیاں، خواہ وہ ارادہ پر مشتمل ہوں یا عمل پر، ان گنت اور حد سے متجاوز ہیں۔ اس کا تفصیلی بیان 'تربیت نامہ، بودھی ستوا مسلک' اور کئی دیگر مہایانا سوتروں میں کیا گیا ہے۔ سادہ لفظوں میں، بودھی چت کی انعام لائق خوبیاں دو طرح بیان کی جا سکتی ہیں:

۱۔ اگر کوئی شخص سچا بودھی چت استوار کرے، تو تمام منفی کرم انسان کے من کے چلار میں ختم کیا جا سکتا ہے، اس کے نتیجہ میں، نچلے جہانوں کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ شانتی دیو کہتا ہے:

'جس طرح کہ آخر کار،
بودھی چت تمام بڑے گناہ بھسم کر دیتا ہے،
پس اس کے فوائد بے پناہ ہیں،
جیسا کہ دانش ور اور محبت بھرے دیوتا نے سدھانا کو بتایا۔

بڑے گناہوں سے مراد وہ بھاری منفی کرم ہے جس کی تطہیر مشکل ہے، جیسا کہ وہ جو پانچ جرائم سے فوری کفارہ ادا کر کے جمع کیا گیا ہو، یا دھرم پر تنقید سے۔ لیکن یہ سب اس وقت تلف ہو سکتے ہیں جب کسی کے من میں بودھی چت استوار ہو، جیسا کہ وہ آگ جو وقت کے خاتمہ پر تمام دنیا کو جلا کر راکھ کر دے۔ اگر کسی شخص کے منفی کرم کی تطہیر ہو جائے ، تو نچلے جہانوں میں گرنے کا امکان ختم ہو جاتا ہے۔

اسی لئیے تقدس مآب نے کہا کہ بودھی چت رکھنے والا شخص نچلے جہانوں میں نہیں گر سکتا۔ ہمیں اپنی موت آنے سے قبل بودھی چت ضرور استوار کرنا چاہئیے، اور اس بات کی یقین دہانی کرنی چاہئیے کہ ہمارا بودھی چت، استوار ہونے کے بعد، آلودہ نہ ہو، اس طرح ہمارا پنر جنم نچلے جہانوں میں نہیں ہو گا۔

بودھی چت کی موجودگی سے انسان کی پاکبازی مضبوط سے مضبوط تر ہو جائے گی۔ نتیجتہً، کوئی شخص انسان یا دیوتا کے روپ میں دوبارہ جنم لے سکتا ہے تا کہ اعلیٰ جہانوں کے دنیوی سکون اور مسرت سے لطف اندوز ہو سکے؛ مزید بر آں، وہ پانچ مسلک اور دس بھومیوں کی تمام انعام لائق خوبیوں پر مہارت حاصل کر لے گا، اور بدھیت کا لا جواب، حتمی پھل پا لے گا۔

پس جانداروں کے لئیے بودھی چت کے فوائد بے حد ہیں۔ شانتی دیو نے یہ بھی کہا،
'درد رفع کرنے کا نسخہ،
مسرت کا یہ سبب ان کے لئیے جو دنیا میں گھومتے ہیں – قیمتی اطوار،
من کا یہ جوہر،
اس کا اندازہ کیسے ہو گا؟

ب۔ بدھاوں نے جو نتیجہ اخذ کیا

بدھاؤں نے طویل مراقبوں سے پائی ہوئی بے پناہ حکمت سے، ہزاروں سالوں میں یہ نتیجہ نکالا ہے۔ بالکل ان سائنسدانوں کی مانند جو لمبا عرصہ تک کسی چیز پر تحقیق کرتے ہیں، تا کہ وہ کوئی ایسی چیز ایجاد کر سکیں جو ان کے خیال میں انسانیت کے لئیے سود مند ہو گی۔ یونہی مہاتما بدھ نے دریافت کیا کہ بودھی چت سے انسانوں کو بہت فائدہ ہو گا۔ ایک لمبے عرصہ تک بار بار مشاہدہ کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ ان گنت جاندار ہستیاں اپنے من میں بودھی چت استوار کرنے سے بدھیت کا عمدہ پھل آسانی سے پا سکتی ہیں۔ اسی لئیے شانتی دیو نے کہا،

'طاقتور بدھاوں نے جو کہ صدیوں سے غور و فکر کر رہے ہیں، دیکھا ہے کہ یہ اور صرف یہ ہی

بچائے گا،

ان گنت ہستیوں کو،

اور انہیں اعلیٰ ترین مسرت سے ہمکنار کرے گا۔

پس تقدس مآب اپنے سب چیلوں کو بودھی چت استوار کرنے اور اس اہم علم کی مشق، بغیر بھٹکنے کے، کرنے کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ ہمیں اپنے من کو آٹھ دنیوی معاملات سے مغلوب نہیں ہونے دینا چاہئیے اور یوں اپنے مقصد کو بھولنا نہیں چاہئیے۔ ہمیں بودھی چت کی مرکزی تعلیم کا دلجمعی سے پاٹھ کرنا چاہئیے، کیونکہ یہ تمام عبادتوں میں سب سے زیادہ اہم اور قیمتی مسلک ہے۔

قانون قاعدہ کی پابندی کی انعام لائق خوبی

بی ۳: تیاگ والا من ابھارنے کی حوصلہ افزائی

سی ۱ : قانون قاعدہ کی پابندی کی انعام لائق خوبی

سمسار میں پیش آنے والے عالی شان واقعات کے سلسلہ میں،

خواہش کو اپنے من میں جگہ نہ دو۔

خالص قوانین جو کہ اس دنیا کی تزئین ہیں ان کی پابندی کرو، جن پر

انسان اور دیوتا عالی شان چڑھاوے چڑھاتے ہیں۔

ا ے۔ سچا تیاگی من

سمسار سے حتمی نروان حاصل کرنے کے لئیے، ہمارے دل میں اس عام سی دنیا کے چکا چوند واقعات اور دولت کو پانے کا ذرہ برابر بھی خیال نہیں آنا چاہئیے۔ اس کے بجائے ہمیں دیانت دارانہ فکر و عمل سے سچے قوانین جن پر انسان اور دیوتا بر گزیدہ چڑھاوے چڑھاتے ہیں کی پابندی کرنی چاہئیے۔

جو لوگ پنر جنم سے نجات اور نروان کا حصول چاہتے ہیں، ان کے لئیے شہرت، طاقت، سماج میں اونچا رتبہ اور نفس پرست عیش و عشرت بالکل بے معنی ہیں، اور ان کے اندر کسی تحرک کو جنم نہیں دیتیں۔ وہ عمدہ گاڑیوں، گھروں کو یوں دیکھتے ہیں جیسے وہ خواب کی دنیا میں ہوں، سراب اور بلبلے ہوں۔ وہ زبانی جمع خرچ نہیں کرتے بلکہ سچ مچ یہ محسوس کرتے ہیں کہ تین جہان جلتے ہوئے گھر کی مانند ہیں جہاں کوئی خوشی نہیں ہے۔ یہ لوگ صحیح تیاگی من رکھتے ہیں۔

بہر طور، بہت سے لوگ شروع میں، ننداکی مانند، دنیاوی خواہشات اور لگاو سے مکمل کنارہ کشی مشکل محسوس کرتے ہیں۔ لیکن اگر بدھ تعلیمات کا لمبا عرصہ تک مطالعہ کریں تو ہم یقیناً سمسار کے عدم تحفظ سے آگاہ ہو جائں گے اور اپنے اندر مزید تیاگ پیدا کریں گے۔

تو سوال یہ ہے کہ ایک سچے من والا تیاگ کیسے استوار کیا جائے؟ اس کے لئیے چار افکار پر غور جو من کو سمسار کی طرف سے موڑ دیتے ہیں سے بہتر کوئی اور طریقہ نہیں ہے۔: ۱) بطور ایک انسان پیدا ہونے کی قدر و قیمت؛ ۲) زندگی کی عدم دائمیت؛ ۳) سمسار کی کمزوریاں؛ ۴) علت و معلول کے قانون کی لغزش سے برآت۔ جب ہم یہ چار عام اور بنیادی پاٹھ مکمل کر لیں، تو ہمارے من کے تسلسل میں بلا شک و شبہ تیاگ جنم لے گا۔ اس وقت ہم دن رات سمسار سے نجات کی تمنا کریں گے بالکل ایک قیدی کی طرح جو قید خانے سے رہائی کی خواہش کرتا ہے۔

لاما تسانگخاپا اپنے 'مسلک کے تین بڑے پہلو' میں کہتا ہے،
'آزادی اور ہبہ کا حصول مشکل ہے
اور زندگی مختصر ہے۔
اس حقیقت سے آشنا ہو کر،
اس زندگی سے لگاؤ سے منہ موڑا جا سکتا ہے۔

اس بات پر بار بار غور کرنے سے
کہ اعمال اور ان کے نتائج حتمی ہیں،
اور رو بہ اعادہ وجود کے آزار پر بار بار غور کرنے سے،
آنے والی زندگیوں کی کشش سے رخ واپس پھر جاتا ہے۔

جب اس طرح کی تربیت ہوئی ہو،
تو کوئی اکساہٹ نہیں ہوتی، ایک سیکنڈ کے لئیے بھی نہیں،
ادوار کی تابع وجود کے کمالات کی طرف،
اور دن رات نروان کی خواہش پیدا ہوتی ہے –
پس تیاگ کی فکر جنم لے چکی ہے۔'

ب۔ دنیا کی عالی شان تزئین

تیاگ کو اجاگر کرنے کے بعد، ہمیں سچے اصولوں کو اپنانا اور قائم رکھنا ہے، جو کہ اس دنیا کی عالی شان سجاوٹ ہیں اور جنہیں انسان اور دیوتا سبھی چڑھاوے چڑھاتے ہیں۔ یہ اصول تمام نیک اوصاف کی بنیاد ہیں۔ 'انفرادی نروان کا سوتر' میں بیان ہے کہ، "یہ صالح منازل کی جانب ایک پُل ہے۔" بدھ بھکشووں کے لئیے یہ مناسب نہیں کہ وہ زیور جیسے کان کی بالیاں یا چوڑیاں پہنیں۔ لیکن کوئی ایسا پجاری جسے خالص اصول عطا ہوئے ہوں، جو کہ سب سے زیادہ بر گزیدہ زیور ہے، انسانوں اور دیوتاوں سے سجدہ، عبادت اور چڑھاوے کا مستحق ہے۔

ہر ذی حس مختلف صلاحیت کا مالک ہے اور اپنی اپنی اہلیت کے مطابق قاعدہ قانون کو پاتا ہے۔ اگر کسی کا تیاگی من زیادہ مضبوط ہو، تو وہ شخص منصب پا سکتا ہے اور سرمانیرا یا سرما نیریکا پر عمل پیرا ہو سکتا ہے، اور بھکشو یا بھکشونی بننے کا اہل ہے۔ لیکن اگر کسی کے حالات گھر چھوڑ کر کسی آشرم میں رہنے کی اجازت نہ دیتے ہوں، تو اس انسان کو چاہئیے کہ کم از کم پانچ میں سے ایک اصول جو کہ عام پجاریوں کے لئیے ہوں کا پابند ہو جائے، یا پناہ کے عہد جن کا رہنما ایک تیاگی من ہو کو اپنا لے۔ کسی پجاری کے لئیے ان اصولوں میں سے کسی ایک پر بھی کاربند ہوئے بغیر کوئی انعام لائق خوبی حاصل کرنا نا ممکن ہے۔ ناگرجونا کے ایک 'دوست کے نام خط' میں ذکر آیا ہے،

'اپنے عہد و پیمان کو قائم رکھو، ان کی بے حرمتی مت کرو،
انہیں صاف اور داغ دھبہ سے محفوظ رکھو،
بالکل ایسے جیسے زمین ہر ساکن اور جامد شے کی بنیاد ہے۔'

کرہ ارض پر زمین ہر شے کی بنیاد ہے۔ اسی طرح تمام انعام لائق خوبی کی بنیاد اصول ہیں۔ اگر ہم کسی ایک بھی اصول پر کاربند نہ ہوں، تو ہمارے لئیے بطور ایک انسان کے یا سماوی مخلوق کے پنر جنم مشکل ہو گا، نروان کی تو بات ہی کیا ہے۔ اسی لئیے 'بودھی چت کے سینتیس مراقبے' میں تھوگمے زینگپو کہتا ہے،

'اگر کسی شخص میں ضبط نفس کی کمی ہے، تو وہ اپنا بھلا نہیں کر سکتا،
کسی دوسرے کی بھلائی کا تصور تو ایک مذاق ہو گا۔
اس لئیے، ضبط نفس کا قیام
سمساری محرکات کے بغیر ایک بودھی ستوا کا مراقبہ ہے۔'

قانون قاعدہ کی خلاف ورزی کا جرم

سی ۲: قانون قاعدہ کی خلاف ورزی کا جرم

' چونکہ تمام عارضی اور دائمی مسرت سچے
قوانین کی پابندی سے آتی ہے،
اور قوانین کی خلاف ورزی سے نچلے جہانوں میں پنر جنم واقع ہوتا ہے،
تو تمہیں درست انتخاب کرنا چاہئیے اور الجھن میں گرفتار نہیں ہونا چاہئیے۔

انسانوں اور دیوتاوں کے جہانوں میں پنر جنم کے عارضی فوائد اور نروان اور گیان کی انتہائی مسرت، ان سب کا منبع خالص اصولوں پر کار بندی ہے۔ اگر کوئی شخص قوانین کی خلاف ورزی کرتا ہے اور اس پر نادم نہیں ہے تو وہ یقیناً نچلے تین جہانوں میں جا گرے گا۔ اس لئیے یہ لازم ہے کہ کوئی پجاری اپنے طور اطوار کا صحیح انتخاب کرے اور الجھن سے بچا رہے۔

'انفرادی نروان کا سوتر' میں بیان ہے کہ جو لوگ قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہیں ان کی ایک ہی منزل ہے جو کہ تین نچلے جہان ہیں جن میں جہنم رسید ہستیاں، بھوکے بھوت اور جانور ہیں۔ لہٰذا، 'جامع پراجنا پرمیتا سوتر' میں یہ بھی ذکر ہے کہ، "جو لوگ اپنے اصولوں کو توڑتے ہیں وہ اپنی کوئی مدد نہیں کر سکتے، دوسروں کے بھلے کی تو بات ہی کیا۔"

آج کے اخلاقی تنزل کے دور میں اپنے خالص اصولوں پر کاربند رہنا بہت مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ خاص طور پر، بھکشو مسلک لوگوں کے لئیے موجودہ نہائت کاروباری معلوماتی دور میں خالص اصولوں کی پابندی اور بھی مشکل ہوتی جا رہی ہے۔ ٹیلیوژن، لیپ ٹاپ اور سیل فون متواتر حسی تحرک مہیا کرتے ہیں اور لوگوں کو ورغلاتے ہیں۔ اس کے سبب بہت سے لوگ اپنے من میں سچے تیاگ سے عاری ہوتے ہیں، اور بہت کم لوگ کسی دور اور تنہا جگہ پر جا کر مکمل ارتکاز کے ساتھ دھرم کا پاٹھ کرنے کے اہل ہیں، جیسا کہ پرانے وقتوں میں لوگ کیا کرتے تھے۔

بہر حال، جب تک ہمارے من میں کسی حد تک تیاگ کا تصور موجود ہے، اور گیان پانے کی پر خلوص خواہش بھی، تو تین عہد و پیمان میں تحفظ لینا اور پانچ اصولوں کی پیروی نہائت ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص ان میں سے کسی ایک کی بھی خلاف ورزی کرے، تو اسے پھر سے انہیں کسی قابل گرو کے سامنے وصول کرنا چاہئیے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح پھول پودے، گھاس اور درخت صرف زمین پر ہی اُگ سکتے ہیں، اسی طرح تمام انعام لائق خوبی ان اصولوں کی بنیاد پر پھلتی پھولتی ہے۔ لاما تسانگخاپا اپنی ایک نوشت میں سوتر کے ایک سبق کی جانب خصوصی توجہ دلاتا ہے، جس میں لکھا ہے کہ اخلاقی تنزل کے دور میں اپنے اصولوں پر محض ایک دن کے لئیے کار بند رہنا بھی ہزاروں لاکھوں سالوں تک بدھا اور بودھی ستوا کو چڑھاوے چڑھانے کی انعام لائق خوبی سے سبقت لے جائے گا۔ اس لئیے اس تنزل پذیر دور میں ہمیں الجھن کا شکار ہو کر اپنی راہ سے بھٹکنا نہیں چاہئیے۔ ہمیں ان حالات اور اسباب کے انتخاب میں نہائت احتیاط برتنا ہو گی جو ہمارے اصولوں کا تحفظ کر سکیں اور ان نا موافق حالات کو جو ہمیں ہمارے عہد و پیمان توڑنے پر مائل کریں کو رد کرنے میں بھی بہت احتیاط سے کام لینا ہو گا۔ یہ وہ منزل ہے جسے ہم پانے کی کوشش کر رہے ہیں!

پارسا شخصیت استوار کرنے کی وجوہات

بی ۴: پارسا شخصیت استوار کرنے کی حوصلہ افزائی

سی ۱: پارسا شخصیت استوار کرنے کی وجوہات

' اپنے دوستوں کے ساتھ ہمیشہ قول اور فعل میں سچے رہو

ایماندار اور رحمدل انسان بنو۔

اپنے دائمی فائدہ کی خاطر،

بنیادی سبق یہ ہے کہ اس دم دوسرے لوگوں کا بھلا کرو۔'

الف۔ پارسا شخصیتوں کی اہمیت

پارسا شخصیت سے مراد یہ ہے کہ ہم ہمیشہ اپنے گھر والوں اور دوستوں کے ساتھ قول اور فعل میں سچے ہوں؛ اور یہ کہ ہمیں ایماندار اور نیک دل ہونا چاہئیے؛ مزید یہ کہ اگر ہم اپنے لئیے دائمی بھلائی چاہتے ہیں ، تو بنیادی بات یہ ہے کہ ہم اس وقت دوسروں کا بھلا کریں۔

دھرم کے پاٹھ کے لئیے ایک پارسا شخصیت درکار ہے، یہ تقدس مآب کی سالہا سال کی درس و تدریس کا لب لباب ہے۔ تقدس مآب کی یہ ایک شرط تھی کہ جو لوگ لارنگ گر میں تعلیم حاصل کریں وہ تین اصولوں کی پابندی کریں، جو کہ ۱) ایک پارسا شخصیت کو استوار کرنا؛ ۲) سچے اصولوں پر کار بند رہنا؛ اور ۳) دھرم کی تعلیم کو سننا، اس پر غور اور مراقبہ پر مشتمل ہیں۔

اس چیز سے قطع نظر کہ کوئی شخص مہایانا مسلک کی تعلیم لیتا ہے یا وجریانا کی، یہ لازم ہے کہ انسان کی شخصیت پارسا ہو؛ وگرنہ، دھرم کی راہ میں ترقی نا ممکن ہو گی۔ جُو میفام رنپوچے 'عام اور خاص قواعد پر بات' میں کہتا ہے،

> 'دنیوی اصول بدھ دھرم کی بنیاد ہیں،
> اگر کسی شخص کا رویہ دنیا میں شریفانہ نہ ہو،
> تو وہ بدھ دھرم کے مرکزی اصول کو کبھی سمجھ نہیں پائے گا،
> روشن ضمیری پانے کا ذکر ہی کیا۔'

ب۔ پارسا شخصیتیں کیا ہیں؟

اس اشلوک میں تقدس مآب نے پارسا شخصیت کا معیار مقرر کیا ہے جو کہ درج ذیل ہے اور ہم سے اسے بخوبی ذہن نشین کرنے کی توقع کی جاتی ہے۔

"اپنے گھر والوں سے اور دوستوں سے ہمیشہ قول اور فعل میں سچے رہو۔" ہمیں ہمیشہ اپنے خاندان کے ارکان سے اور دوستوں سے پر امن، ہم آہنگ تعلقات رکھنے چاہئیں بغیر عمر یا رتبہ کو مد نظر رکھتے ہوئے۔ دنیوی لحاظ سے، کوئی اچھی صفات کا مالک شخص اپنے سے اونچے رتبہ والوں سے عزت سے پیش آتا ہے، جو کم نصیب والے ہیں ان کے لئیے درد مندی کے جذبات رکھتا ہے، اور جو برابر کا رتبہ رکھتے ہیں ان سے ہم آہنگ تعلقات رکھتا ہے۔

تبت کے علاقہ میں ایک مثال ہے کہ "جب ایک سو بیل پہاڑی پر چڑھ رہے ہوں، تو گبا (فضول، گھٹیا نسل کے بیل) نیچے کی طرف بھاگتے ہیں۔" یہ بڑی واضح مثال ہے۔ کوئی منفی شخصیت کا مالک شخص ہر وقت لوگوں سے الجھتا رہتا ہے۔ جب ایسا انسان رخصت ہو جائے تو سب لوگ سکھ کا سانس لیتے ہیں۔ یہ آنکھ سے کنکر نکالنے کے مترادف ہے؛ ان کی رخصتی باعث مسرت ہے۔

جیسا کہ مہاتما بدھ نے کہا،" میں دنیا کے لوگوں کے ساتھ ہم آہنگ رہوں گا۔" اگر مہاتما بدھ کا رویہ اس قسم کا ہے تو ہم عام انسانوں کو بھی ویسا ہی کرنا چاہئیے۔ بے شک تعمیل کا مطلب یہ نہیں کہ انسان کے کوئی اصول ہی نہ ہوں۔ تعمیل سے مراد دوسرے لوگوں کے لالچ اور نفرت سے ہم آہنگ ہونا نہیں ہے۔ ہم ان کاموں میں تعمیل کا رویہ اختیار کرتے ہیں جو عقل اور دھرم سے مطابقت رکھتے ہوں، اور یوں ہم ہر ایک سے اچھے تعلقات قائم کرتے ہیں۔

"ایماندار انسان بنو۔" ہمیں اپنے قول اور فعل میں صاف گو، انصاف پسند اور غیر جانبدار ہونا چاہئیے۔ ہمیں لوگوں کے ساتھ لگاوٹ اور نفرت سے گریز کرنا چاہئیے۔ مزید یہ کہ ہمیں کبھی بھی مسلط رویہ نہیں رکھنا چاہئیے، اور نہ ہی چیزوں کو نا جائز رائے کا نشانہ بنانا چاہئیے۔ ہمیں سچ کا بول بالا کرنا چاہئیے اور غیر جانبداری سے کام لینا چاہئیے۔ پس ایک ایماندار انسان ہونا نہائت ضروری ہے۔ تب اگر ہمیں غلط سمجھا گیا ہو یا ہمیں رسوا کیا گیا ہو تو ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ ہماری مہربان اور ایماندار فطرت خالص سونے کی مانند چمکے گی اور مشکلات اور ظلمت سے ماند نہیں پڑے گی۔

"نرم دلی کے ساتھ،" اگر کوئی شخص ایماندار اور دوسرے لوگوں کے ساتھ مائل بہ ارتباط نظر آتا ہے، مگر شیطانی من رکھتا ہے، تو ایسے انسان کی اخلاقی حالت نا قابل اعتبار ہے۔ من ہر شے کی جڑ ہے۔ لاما تسانگخاپا نے ایک بار کہا،

'اگر نیت صاف ہے تو درجات اور راستے اچھے ہیں۔
اگر نیت خراب ہے تو درجات اور راستے بھی خراب ہیں۔ چونکہ ہر چیز کا انحصار نیت پر ہے ،
تو ہمیشہ تسلی کر لو کہ وہ صاف ہیں۔'
اگر کوئی نرم دل ہے تو ہر شے روشن ہو گی؛ لیکن اگر کسی کے دل میں کھوٹ ہے، تو وہ ظلمت کی جانب رواں ہے۔

ایک عمدہ انسان ہونے کے یہ تین اصول نہائت اہم ہیں۔ تقدس مآب نے اس طرف بھی توجہ دلائی کہ اگر ہم اپنے لئیے دوامی بھلائی کے خواہاں ہیں، تو دوسرے لوگوں کی اس لمحہ مدد کار آمد اصول ہے۔ عام انسان کی حیثیت سے اپنی بھلائی کا تصور نہ کرنا نا ممکن ہے، لیکن اگر ہم اپنا فائدہ کمانے کے چکر میں دوسروں کو نقصان پہنچائں، تو ہم کامیاب نہ ہوں گے۔ اپنے فائدے کی خاطر دوسروں کی مدد عیاری معلوم ہوتی ہے، اور سچ تو یہ ہے کہ اس قسم کے خیالات کو دل میں جگہ نہیں دینی چاہئیے۔ لیکن اگر آپ ایک بے لوث من استوار کرنے میں ناکام رہتے ہیں، تو آپ کو اپنی بقا اور بھلائی کی خاطر دوسرے لوگوں سے نرم دلی سے پیش آنا چاہئیے۔

ایک بار تقدس مآب نے ازراہ مذاق کہا، "زندگی کے سالہا سال کے تجربہ سے میں نے یہ سیکھا کہ بیشتر لوگ بہت کم دانش رکھتے ہیں۔ وہ خود غرضی سے اپنا بھلا کئیے جا رہے ہیں، گو کہ یہ کوئی اچھی حکمت عملی نہیں ہے۔ مثال کے طور پر کوئی نو جوان کسی کی محبت میں گرفتار ہے، اور دوسرے فرد پر اس کی آزادی سلب کر کے قبضہ کرنے کی خاطر ہر ممکن حربہ استعمال کرتا ہے۔ اس کا اثر عموماً اُلٹ ہوتا ہے۔ کوئی اور شخص بالکل مختلف راہ اختیار کرتا ہے اور پوری دلجمعی سے اپنے محبوب کی مدد کرتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں ان کا اپنے محبوب کی قبولیت کا امکان زیادہ ہے۔ جب ہم بدھ دھرم کا مطالعہ کرتے ہیں، تو اگر ہمیں ایک اچھی شخصیت کی اہمیت کا احساس نہ ہو، اور ہم احسن عادات استوار کرنے کی کوشش نہ کریں، تو ہم اپنے پاٹھ میں روشن ضمیری کے کسی بھی درجہ تک نہیں پہنچ پائں گے۔"

پارسا شخصیت قائم رکھنے کی انعام لائق خوبی

سی ۲ : پارسا شخصیت قائم رکھنے کی انعام لائق خوبی

یہ ایک عمدہ انسان ہونے کا صحیح معیار ہے،

اور ماضی، حال اور مستقبل کے تمام بدھاوں کی مہارت'

اور دھرم کے چار پر کشش عناصر کا جوہر،

تم میں سے ہر ایک کو، اے میرے چیلو، کبھی نہیں بھولنا چاہئیے!

الف۔ پارسا شخصیت قائم رکھنے کی انعام لائق خوبی

ایک اَدھرمی اور خالص اخلاقی تناظر کے حوالے سے ایک پارسا شخصیت سے مراد ایک اچھا انسان ہے۔ روشن ضمیری حاصل کرنے کے حوالے سے، یہ بدھیت پانے کا، تمام بدھاوں کے لئیے جو ماضی، حال اور مستقبل سے وابستہ ہیں، نہائت عمدہ طریقہ ہے۔ یہ چار پر کشش دھرموں کا جوہر بھی ہے جن پر بودھی ستوا عمل کرتے ہیں۔ تمام بودھی لوگوں کو اسے دھیان میں رکھنا چاہئیے اور بھولنا نہیں چاہئیے۔

پارسا شخصیتیں "اچھا انسان بننے کا سچا معیار ہیں،" وہ بنیادی اصول جو ایک عمدہ انسان کی زندگی پر محیط ہیں۔ تبت کی تاریخ کے سنہری دور میں شہنشاہ سانگتسان گیمپو نے ایک اچھا انسان بننے کی 'سولہ رہنما ہدایات' مقرر کیں، جس میں تین جواہر کی اطاعت شامل تھی؛ مقدس دھرم کا پاٹھ؛ والدین کی مہربانی کا بدلہ چکانا؛ ایمانداری اختیار کرنا اور حسد سے بچنا وغیرہ۔

ایک عمدہ شخصیت نہ صرف دنیوی زندگی کے لئیے درکار ہے بلکہ ایک روشن ضمیر زندگی کی رہنمائی کے لئیے یہ اور بھی لازم ہے۔ در حقیقت یہ وہ 'ماہرانہ طریقوں' والا راستہ ہے جو تمام بدھاوں کے لئیے جن کا تعلق ماضی، حال اور مستقبل سے ہے بدھیت پانے کے لئیے ضروری ہے۔ خواہ ہم کسی بھی بدھا کی بات کر رہے ہوں، وہ اپنے علّتی مقام پر یقیناً ایک عمدہ انسان رہا ہو گا۔

اگر ہم حقیقی روشن ضمیر گرووں کے گیان اور روشن ضمیری کی کامیابیوں کو نظر انداز کر دیں، تو بھی ہم آسانی سے سچے گیان یافتہ گرووں کو ان کی پر کشش شخصیت سے پہچان جائں گے۔ جہاں تک میرا تعلق ہے، میں نے اپنی زندگی میں کئی

بڑے روحانی گرووں کی تعلیم پر بھروسہ اور عمل کیا ہے، ان کے الفاظ اور اعمال کا جادو ایک عام انسان کے تصور سے بالاتر ہے۔ یہ عظیم گرو، اپنی پارسا شخصیت کی بدولت، ایک نادر مقام پر جو کہ عام دنیا سے ماوراء ہے جا پہنچے ہیں۔

پارسا شخصیتیں "کشش کے چار دھرموں کا جوہر" بھی ہیں، جس میں شامل ہے: (۱) دوسروں کو ان کی من پسند چیز دینا، تا کہ وہ پیار کی راہ پکڑیں اور سچائی کو پا لیں؛ (۲) اسی نیت کے ساتھ نرم الفاظ میں بات کرنا؛ (۳) اسی نیت کے ساتھ دوسروں کا بھلا کرنا؛ (۴) دوسرے لوگوں کو حقیقت سے آشنا کرنے کی خاطر ان سے تعاون اور مطابقت پیدا کرنا۔ ذی حس مخلوق کی بھلائی کی خاطر یہ بودھی ستوا کے چار بڑے ہدف ہیں۔ ان سب کو ایک پارسا شخصیت کا لازم حصہ ہونا چاہئیے۔ پارسا شخص خوشی سے دوسروں کو کچھ دینے کو تیار ہے، خوش کن الفاظ میں بات کرتا ہے، دوسروں کی بھلائی کرتا ہے، اور دوسروں سے تعاون اور مطابقت پیدا کرتا ہے، تا کہ وہ روشن ضمیری پا لیں۔

ب۔ تقدس مآب کی دلی نصیحت

مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر تقدس مآب نے یہ دلی نصیحت کی: " میرے ان چیلوں کے لئیے جو مجھ پر بھروسہ کرتے ہیں، تمہیں ہمیشہ نیک دل انسان بننا چاہئیے، اب بھی اور مستقبل میں بھی۔ اگر تم ایک اچھے انسان نہیں بن سکتے، تو تمہاری ساری باقی ماندہ عبادت بغیر جڑ کے درختوں کی مانند ہو گی اور کبھی نہیں پھلے پھولے گی۔

ماضی میں، معزز کدمپا گرو کسی کو اپنا شاگرد بنانے سے قبل اس کی شخصیت کا جائزہ لیتے تھے۔ اگر کوئی اچھا انسان نہ ہوتا تو وہ اسے بطور چیلا قبول نہ کرتے اور نہ ہی اسے دھرم کا سلسلہ نسب عطا کرتے۔ دوسری طرف اگر کوئی شخص اچھا انسان تو ہوتا مگر عقل کا کمزور ہوتا، تو پھر بھی گرو اس سے ایک اچھا انسان ہونے کی توقع کرتے۔ لہٰذا یہاں اہم بات پارسا شخصیت ہے نہ کہ ذہانت۔ ایک اچھا انسان ہونے کے لئیے اچھی شکل و صورت، خوش لحن، اور عمدہ آداب کا ہونا لازم نہیں، مگر انہیں نرم دل ضرور ہونا چاہئیے۔

بعض چھوٹی چھوٹی باتوں پر لوگوں کا متفق نہ ہونا کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے۔ حتیٰ کہ مہاتما بدھ کے ارد گرد سنگھا میں بھی بعض بھکشو اور بھکشونیوں کو ایسے

مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن بہر طور جو بھی مسلک اختیار کیا جائے خواہ وہ مہایانا ہو یا وجریانا، سنگھا کو بطور ایک افتاد مزاج برادری قائم کرنا اور ایک ہم آہنگ اور مربوط فضا پیدا کرنا ضروری ہے۔ یہ بھی ایک پارسا شخصیت کا مظہر ہے۔

قصہ مختصر، تقدس مآب جگمے فنٹسوک رنپوچے نے اس نوشت میں چار اہم نکات پر بات کی ہے، جو کہ مہایانا اور وجریانا مسالک میں عدم دوئی دانش کہلاتی ہیں، بودھی چت، تیاگ، اور پارسا شخصیت۔ یہ چار نکات دھرم کے ۸۴،۰۰۰ اسباق کا جوہر ہیں جنہیں ان کے نظریاتی مطالعہ اور ذاتی گیان سے اختصار میں ڈھالا جا رہا ہے۔ ہم سب کو انہیں بخوبی ذہن نشین کر لینا چاہئیے۔

انتساب

اے ۳: اختتامیہ

بی ۱: انتساب

میں اس انعام لائق خوبی کو تمام ذی حس مخلوق سے منسوب کرتا ہوں،

کاش کہ وہ سمسار کی ظلمت سے بالا تر ہوں۔

کاش میرے تمام دلی چیلے مسرت سے ہمکنار ہوں

اور ان کا پنر جنم مغرب کی پاک، حتمی خوشی کی سر زمین میں ہو۔

اس مقالہ کو لکھنے سے جو انعام لائق خوبی اور متبرک جڑیں پیدا ہوئی ہیں ان تمام ذی حس ہستیوں کو منتقل ہوں جو ہماری مائں رہ چکی ہیں۔ کاش وہ سمسار کے چھ ظلمت زدہ جہانوں سے بالاتر ہوں۔ اس دوران، دھرم کے ۸۴،۰۰۰ اسباق کو مندرجہ بالا چار بنیادی ہدایات میں بیان کر دیا گیا ہے؛ کاش ان لوگوں کو عظیم مسرت ملے جو اپنے من اور دل میں تقدس مآب جگمے فنٹسوک رنپوچے پر اور بدھ مت پر ایمان رکھتے ہیں۔ کاش تمام ذی حس مخلوق جو مبارک تعلق کی حامل ہیں، مغرب کی پاک سر زمین میں پنر جنم لیں، اور دائمی امن اور مسرت سے ہمکنار ہوں، اور مستقبل میں ان گنت مخلوق کا بھلا کریں۔

گیت کی تشکیل کا پس منظر

بی ۲: گیت کی تشکیل کا پس منظر

'تبتی کیلنڈر کے ستارھویں ماہ اور ناری چوہے کے سال میں، گرو اور چیلوں نے تمام خارجی، داخلی اور مستور مشکلات پر قابو پا لیا تھا۔ اس مبارک دن، نگوانگ لورڈو تسنگمڈ نے نصرت کا جشن منایا، اور پانچ ہزار کے قریب بھکشووں کے سامنے فی البدیہ گیت گایا، سادھو!'

تبتی کیلنڈر کے مکمل چکر میں ساٹھ سال ہوتے ہیں۔ تبت کی تاریخ سنہ ۱۰۲۷ عیسوی صدی سے ریکارڈ ہوئی ہے۔ جب تقدس مآب نے 'نصرت کا گیت' تشکیل دیا وہ تبتی کیلنڈر کا سترھواں چکر تھا اور ناری چوہے کا سال تھا، (ستمبر ۲۱، ۱۹۹۶)۔ جیسا کہ پہلے بیان ہوا ہے یہ وہ وقت تھا جب تقدس مآب تمام خارجی، داخلی اور تنتری مشکلات پر قابو پانے کے بعد آشرم لوٹے اور اپنے تمام چیلوں سے خوشی خوشی ملے۔ اس خاص موقع پر آشرم نے ایک وجرا تفریحی دھرم اجلاس کا انتظام کیا، جس کے دوران تقدس مآب کی علالت اور صحت یابی کا ذکر کیا گیا، اس میں تقدس مآب کو برکت دینے کی خاطر کچھ دوہے بھی گائے گئے جو اولاً قابل تکریم ڈرامٹومپا اور میفام رنپوچے نے گائے تھے۔

نگوانگ لورڈو تسنگمڈ تقدس مآب کا دھرمی نام ہے۔ انہوں نے 'نصرت کا گیت' پانچ ہزار کے قریب بھکشووں کے حلقہ میں فی البدیہ گایا، سادھو! سادھو!

ཡི་གེ་ཉི་ཤུ་རྩ་དྲུག་པ་འདི་དེབ་ཚའི་ནང་དུ་བཞག་ན་དེབ་ཚ་དེ་ཅི་འདྲར་
བགོམས་ཀྱང་ཉེས་པ་མི་འབྱུང་བར་འཇམ་དཔལ་རྩ་རྒྱུད་ལས་གསུངས་སོ།།

For Non-Commercial Use Only